Good

سرانجام

اسلام میں زکوٰۃ اور صدقات کے نظام کو بیان کریں۔ زکوٰۃ کے سماجی، اخلاقی اور روحانی اثرات بیان کرتے ہوئے واضح کریں کہ اس سے غربت کا خاتمہ اور معاشی ترقی کیسے ممکن ہے۔

جواب

1. زکوٰۃ و صدقات کا نظام

زکوٰۃ کے لفظی معنی

زکوٰۃ کے لفظی معنی پاک کرنے کے ہیں

زکوٰۃ کے اصطلاحی معنی

وہ مال جو ایک سال سے زیادہ کا عرصہ گزر جائے تو اس میں سے ایک مقرر کردہ حصہ کو اللہ کی رضا کی خاطر غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کرنا زکوٰۃ کہلاتا ہے

2. زکوٰۃ کے مصارف

زکوٰۃ اسلام کے معاشی نظام کی بنیاد ہے۔ زکوٰۃ کو معاشی نظام میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ زکوٰۃ امیروں سے لے کر غریبوں میں تقسیم کی جاتی ہے۔ یہ ہر مسلمان پر اس کے مال کے مطابق فرض ہے۔ زکوٰۃ کے مصارف کے حوالے سے قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

CamScanner

ترجمہ: زکوۃ حق ہے غریبوں اور مسکینوں کا اور
زکوۃ پر مقرر عاملین کا اور جن کے دلوں
میں اسلام کی محبت پیدا کرنا مقصود ہو
زکوۃ کو استعمال کیا جا سکتا ہے گردنوں کو
چھڑوانے کیلئے، قرض داروں کا قرض ادا
کرنے کیلئے، اللہ کی راہ میں اور مسافروں
کی مدد کیلئے۔ یہ سب اللہ کی طرف سے
فرض کر دیا گیا ہے"
(سورۃ توبہ۔ 60)

3- زکوۃ کی فرضیت اور اسلامی معاشی نظام میں اس کی اہمیت

زکوۃ 2 ہجری کو فرض ہوئی لیکن اس
کی وصولی کا کام 9 ہجری کو شروع ہوا۔ زکوۃ کی اسلام
میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ زکوۃ اسلامی معاشی نظام
کی بنیاد ہے

زکوۃ اسلام کا بنیادی رکن

زکوۃ اسلام کا چوتھا
رکن ہے۔ زکوۃ کی قرآن و سنت میں بڑی اہمیت
ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ: "جو لوگ سونا چاندی کو سمیٹ کر
رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ
نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی
خبر سنا دیں"
(توبہ۔ 34)

صدقات و زکوٰۃ کے اخلاقی اور روحانی اثرات

زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ اسلام میں اس کی بڑی اہمیت ہے۔ اس نظام کے تحت جس سے افراطِ زر کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کے روحانی اور اخلاقی اثرات درج ذیل ہیں۔

1۔ اللہ تعالیٰ سے محبت

زکوٰۃ ایک ایسی عبادت ہے جس میں انسان اپنی دولت میں سے کچھ حصہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ اس سے جہاں غریبوں کی مدد ہوتی ہے وہاں انسان کے دل میں خدا کی محبت بھی گھر کر جاتی ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے

ترجمہ
"اور ایمان والے سب سے زیادہ محبت اللہ سے کرتے ہیں"
(سورۃ البقرۃ)

2۔ روح کی پاکیزگی

زکوٰۃ انسان کی روح کی پاکیزگی کا اہم ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ سے جہاں انسان کا مال پاک ہوتا ہے اور غریبوں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں وہاں انسان کے دل سے دولت کی محبت اور ہوس نکل جاتی ہے اور اس کی روح اللہ کی محبت اور رضا کی متلاشی رہتی ہے۔

3۔ ایمان کی پختگی

زکوٰۃ میں انسان اپنا مال پاک

کرنے کی غرض سے غریبوں میں مال بانٹتا ہے۔ اس سے انسان کے دل میں ایثار کی صفت پیدا ہو جاتی ہے اور اس کے ایمان میں پختگی آتی ہے۔ زکوٰۃ اللہ کی محبوب عمل ہے جس سے انسان کا ایمان مضبوط ہوتا ہے

ترجمہ "اللہ سود کو مٹاتا ہے اور زکوٰۃ کو بڑھاتا ہے"

(سورۃ البقرہ — 130)

زکوٰۃ کے اخلاقی اثرات

زکوٰۃ ادا کرنے سے جہاں مال کی پاکیزگی ہوتی ہے وہی اخلاقی اصلاح بھی ہوتی ہے

1. دولت دنیا کی محبت

انسان کے دل میں سے دولت کی محبت نکل جاتی ہے اور اس کی جگہ اللہ اور اس کی مخلوق کی محبت گھر کر جاتی ہے

2. اخوت و بھائی چارے کو فروغ

زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کے دل میں مخلوق کی پریشانیوں کا احساس پیدا ہوتا ہے زکوٰۃ انسان کے مال کے ساتھ ساتھ انسان کے دل کی بھی صفائی کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس سے معاشرے میں اخوت اور بھائی چارے کو فروغ ملتا ہے۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا

ترجمہ "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے"

(حدیث)

3۔ آخرت کی فکر

زکوٰۃ انسان کو اللہ کے نزدیک کرتی ہے۔ اللہ کی محبت پانے کیلئے وہ ایک طرف اپنا مال اس کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو دوسری طرف اپنی آخرت کو سنوارنے کیلئے ہر وقت مخلوق کی بھلائی میں کوشاں رہتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے

ترجمہ "دنیا آخرت کی کھیتی ہے"

اور آخرت میں سرخرو ہونے کیلئے وہ اللہ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور دنیا کے مطابق اپنی آخرت میں کامیابی کا سامان تیار کر لیتا ہے۔

۱۔ زکوٰۃ کے سماجی اثرات

زکوٰۃ کے سماجی اثرات درج ذیل ہیں۔

۱۔ افراطِ زر کا خاتمہ

زکوٰۃ اسلام کا اہم رکن ہے زکوٰۃ ادا کرنے والا اپنا مال پاک کرنے کی غرض سے اللہ کے حکم کے مطابق زکوٰۃ ادا کرتا ہے جبکہ زکوٰۃ وصول کرنے والے کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ اس سے غربت کا خاتمہ ہوتا ہے

۲۔ دولت کی گردش

معاشرے کی معاشی حالت کی درستگی کیلئے دولت کی معاشرے میں گردش بڑی

اہمیت کی حامل ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے دولت چند ہاتھوں میں سمٹنے کی بجائے پورے معاشرے میں گردش کرتی ہے۔ اس سے معاشی استحکام پیدا ہوتا ہے

3۔ سرمایہ داری میں اضافہ

زکوٰۃ کی وجہ سے سرمایہ داری میں اضافہ ہوتا ہے۔ جب ایک مسلمان کو پتہ ہو کہ دولت سمٹنے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا، الٹا اس پر زکوٰۃ دینی پڑے گی تو وہ دولت کو سرمایہ داری میں لگاتا ہے۔ اس سے معاشی ترقی ہوتی ہے۔

4۔ بے روزگاری کا خاتمہ

زکوٰۃ کی وجہ سے سرمایہ کاری میں اضافہ ہوتا ہے۔ لوگ جب معاشرے میں اپنا پیسہ مختلف کاروبار میں لگاتے ہیں تو اس سے روزگار کے مختلف مواقع پیدا ہوتے ہیں۔

5۔ معاشی ترقی

زکوٰۃ کی وجہ سے ملک معاشی ترقی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے۔ لوگ اپنا پیسہ سرمایہ کاری میں لگاتے ہیں۔ اس کے علاوہ دولت معاشرے میں گردش کرتی ہے۔ اس سے قوت خرید بڑھتی ہے اور ملک میں معاشی خوشحالی آتی ہے۔

CamScanner

۵۔ حسد کا خاتمہ

معاشرے میں جب دولت چند ہاتھوں میں سمٹ کر رہ جاتی تو غریب اور امیر طبقے کے درمیان نفرت اور حسد پیدا ہوتا ہے۔ یہ معاشرے کی بگاڑ کی وجہ بنتا ہے۔ قرآن پاک میں حسد سے پناہ مانگی گئی ہے

ترجمہ "اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے"

(سورۃ فلق۔ ۵)

زکوٰۃ سے دولت امیروں کے ہاتھوں سے ہوتی ہوئی غریبوں تک پہنچتی ہے جس سے معاشرے سے نفرت کا خاتمہ ہوتا ہے اور محبت کی فضا قائم ہوتی ہے۔

۶۔ **حاصل بحث**

زکوٰۃ اسلام کا اہم رکن ہے۔ زکوٰۃ کی اسلام میں بڑی اہمیت ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق نے زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کے خلاف جہاد کیا۔ زکوٰۃ سے ہی سود کا خاتمہ ممکن ہے۔ زکوٰۃ سے جہاں دولت کی گردش ہوتی ہے۔ وہیں پر سرمایہ کاری میں اضافہ ہوتا ہے جس سے ملک معاشی ترقی کی منازل تیزی سے طے کرتا ہے۔
آج اسلامی دنیا معاشی عدم استحکام کا شکار ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ زکوٰۃ کے نظام کو فروغ دیا جائے۔
پاکستان میں بھی زکوٰۃ کے نظام میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس پر عمل کرنے کے حوالے سے ضرورت اس امر کی ہے کہ زکوٰۃ کی وصولی کیلئے امانت دار عاملین کو مقرر کیا جائے اور زکوٰۃ کی صحیح تقسیم کی جائے

صرف انہی اقدامات میں عزیت کا خاتمہ ممکن ہے۔

سوال نمبر ۲:

اسلام میں پبلک ایڈمنسٹریشن اور طرزِ حکمرانی پر وضاحت کریں۔ نیز بہترین طرزِ حکمرانی کیلئے سرکاری افسر کی ذمہ داریاں کیا ہیں

جواب

۱- پبلک ایڈمنسٹریشن

ایڈمنسٹریشن دو لفظوں کا مجموعہ ہے۔ ایڈ اور منسٹر۔

لغوی معنی

پبلک ایڈمنسٹریشن کے لغوی معنی ہیں معاملات کا انتظام۔

اصطلاحی معنی

اصطلاح میں قانون کے منظم اور تفصیلی نظام کو پبلک ایڈمنسٹریشن کہا جاتا ہے۔ پبلک ایڈمنسٹریشن کا مقصد عوام کی فلاح و بہبود کا انتظام ہے۔ لوگوں کی بھلائی اور ان کی ترقی کیلئے معاملات کو منظم طریقے سے طے کرنا ہی اصل میں پبلک ایڈمنسٹریشن کی اہم ذمہ داری ہے۔ اچھا نظام ریاست کی ترقی کی ضامن ہوتی ہے۔

۲۔ انتظامیہ قرآنِ پاک کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ نے زمین پر اپنے نائب مقرر کیے۔ ان کی اہم ذمہ داری عوام کی فلاح و بہبود کے کام کرنا ہے۔ حکمران اللہ کے قانون کو نافذ کرتے ہیں اور انسان کو صحیح کام کرنے کی ترغیب دیتے ہیں جیسا کہ قرآنِ پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: "اور جب ہم ان کو اقتدار دیں گے تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ ادا کریں گے، اچھے کاموں کی تلقین کریں گے اور برے کاموں سے روکیں گے"

(سورۃ الحج۔ ۴۱)

۳۔ انتظامیہ احادیث کی روشنی میں

نبی ﷺ نے فرمایا۔

ترجمہ: "اگر کوئی حکمران عوام کی کسی رعیت کا سربراہ ہو اور ایسی حالت میں مرے کہ اس نے جھوٹ بولا ہو اور خیانت کی ہو تو اللہ اس پر جنت کو حرام کر دے گا"

(حدیث)

۴۔ اسلام کا انتظامی ادارے

نبی ﷺ نے اپنی دانشمندی سے مختلف امور کا انتظامی ڈھانچہ بنایا اور ان پر مختلف

اہل منتظمین کو مقرر کیا۔ اسلام کے انتظامی ادارے درج ذیل ہیں۔

۴۔ ادارہ خط و کتابت

آپؐ نے ادارہ خط و کتابت قائم کیا۔ جو بھی سیاسی، معاشی، معاشرتی مسئلہ پیش آتا اس کو قلمبند کر دیا جاتا۔ اس ادارے کا کام نبیؐ کے احکامات کے مطابق سفیروں کے ذریعے مختلف صوبوں اور ملکوں میں خطوط بھیجنے کیلئے خطوط لکھنا ہوتا۔ جب بھی کوئی معاہدہ ہوتا تو ادارہ خط و کتابت کے منتظمین اسے لکھ دیا کرتے

۵۔ محکمۂ احتساب

آپؐ نے محتسبین کا ادارہ قائم کیا جس کا کام احتساب کرنا ہوتا۔ آپؐ نے تاجروں اور بازاروں میں صنعت کاروں کے احتساب کیلئے محتسب مقرر کیے جو بازاروں میں پھرتے اور چیک کرتے کہ کہیں معاملات اسلامی اصول کے مطابق طے پائے جا رہے ہیں یا نہیں

۶۔ محکمۂ داخلہ

محکمہ داخلہ کے سپرد کئی کام کیے گئے جیسا کہ ملکی امن و امان کی ضرورت حال کو یقینی بنانا۔ اس مقصد کیلئے محتسبین مقرر کیے گئے اور دار الحبس بھی بنایا گیا

۷۔ محکمۂ خارجہ

محکمہ خارجہ کا کام خارجی معاملات

کی نگرانی کرنا تھا۔ محکمہ خارجہ سفارتی معاملات، دوسرے ملکوں کے ساتھ معاہدات اور سفیروں کی تقرری وغیرہ کے کام سرانجام دیتا

۹۔ محکمہ دفاع

دفاعی محکمے کا کام اسلامی ریاست کی دشمن سازشوں سے حفاظت کرنا تھا۔ اس کے لئے فوجی مستقل کی جاتی۔ فوجی دستوں کی ٹریننگ کی جاتی نیز دشمن کی حرکت و عمل پر نظر رکھنے کیلئے مخبرین بھی مقرر کیے جاتے

۱۰۔ محکمہ مالیات

محکمہ مالیات کا کام معاشی معاملات کی نگرانی کرنا تھا۔ ریونیو کے حساب کتاب اور اخراجات سے متعلق کام محکمہ مالیات کے سپرد تھے۔

ذ۔ اسلامی طرز حکمرانی

اسلامی طرز حکمرانی سے مراد اللہ کے نازل کردہ احکامات کے مطابق حکومت کے انتظامات کو سنبھالنا ہے۔ اللہ کے نازل کردہ احکامات کے مطابق حکومت قائم کرنا ہی اسلامی طرز حکمرانی ہے۔ اسلامی طرز حکمرانی کے اہم اصول درج ذیل ہیں

۱۔ اسلامی طرز حکمرانی کے اصول

۱۔ اللہ کی حاکمیت

اسلامی طرز حکمرانی میں

حاکمیت اللہ کی ہوتی ہے ساری کائنات کا مالک ہر
اسی کی ذات کا تصور کیا جاتا ہے۔

ترجمہ "اسی کا ہے جو کچھ آسمان و زمین میں ہے"
(سورۃ البقرۃ ۲۵۵)

۲۔ انسان زمین پر اللہ کا نائب
اسلامی طرز حکمرانی میں انسان زمین
پر اللہ کا نائب ہوتا ہے جو اللہ کے نازل کردہ اصولوں
کے مطابق فیصلے کرتا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے

ترجمہ "اور زمین اللہ کی ہے وہ جس کو چاہتا ہے
عطا کرتا ہے"
(سورۃ الاعراف ۱۲۸)

۳۔ اللہ کے اصولوں کے مطابق قانون سازی
اسلامی طرز حکومت میں اللہ تعالیٰ
کے احکامات کے مطابق قانون سازی کی جاتی ہے
اللہ اور اس کے رسول کے منافی کوئی قانون نہیں
بنایا جاتا۔ اسلام کی بنیاد پر بننے والا مملکت پاکستان
کے آئین میں یہ بات درج ہے کہ اللہ اور اسکے رسول
کی تعلیمات کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جا سکتا

۴۔ شوریٰ کا تصور
اسلامی طرز حکمرانی میں مشورہ کو بڑی
اہمیت حاصل ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے

ترجمہ "اور معاملات میں ان سے مشورہ کر لیا
کرو۔"
(القرآن)

۵۔ عدل و انصاف کو فروغ

اسلامی طرزِ حکومت میں عدل و انصاف کو بڑی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ اسلامی طرزِ حکومت میں غیر مسلموں کو بھی عدل فراہم کیا جاتا ہے۔ ایک موقع پر ایک مسلمان نے ایک غیر مسلم کو قتل کیا تو نبی ﷺ نے عدل و انصاف سے کام لیتے ہوئے مسلمان کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام میں عدل و انصاف ذات، بات، رنگ، نسل سے بالاتر ہے

۶۔ قانون کی بالادستی

اسلامی طرزِ حکومت میں قانون کی بالادستی ہوتی ہے۔ کوئی شخص قانون سے اوپر نہیں ہوتا تمام لوگوں کیلئے قانون برابر ہوتا ہے۔ ایک موقع پر ایک فاطمہ نامی عورت نے چوری کی۔ آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اگر اس کی جگہ فاطمہ بنت محمد ہوتی تب بھی میں یہی حکم دیتا

۷۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر

اسلامی طرزِ حکمرانی میں نیک کاموں کی تلقین کی جاتی ہے اور برے کاموں سے روکا جاتا ہے قرآن پاک میں بھی ارشاد ہے کہ۔

ترجمہ: "جب ہم ان کو اقتدار دیں گے تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ دیں گے نیک کام کرنے کی تلقین کریں گے اور برے کاموں سے روکیں گے"

(الحج - ۴۱)

حقوق و فرائض کی انجام دہی
اسلامی طرز حکومت میں حقوق و فرائض کی ادائیگی کا تلقین کیا جاتی ہے اسی سے معاشرہ ترقی کرتا ہے۔

6 اسلامی طرز حکمرانی میں سرکاری ملازم کی ذمہ

اسلامی طرز حکومت میں سرکاری افسر کی ذمہ داریاں درج ذیل ہیں

1- رشوت سے ممانعت
سرکاری ملازم پر لازم ہے کہ وہ رشوت نہ لے کیونکہ نبی نے رشوت لینے اور دینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

2- اختیارات کا صحیح استعمال
اسلامی طرز حکومت میں سرکاری ملازم کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اختیارات کو لوگوں کی فلاح و بہبود کیلئے استعمال کرے۔

3- امور میں ایمانداری
سرکاری ملازم کی ذمہ داری ہے کہ وہ خیانت نہ کرے۔ اپنے تمام کام ایمانداری سے سر انجام دے۔ نبی نے فرمایا

ترجمہ "اگر کوئی حکمران اسلامی ریاست کے کسی منصب پر فائض ہو اور اپنے امور کو انجام دہی میں سر توڑ کوشش نہ کرے تو اللہ اسکو جنت میں داخل نہیں کرے گا"

6۔ حسن سلوک سے پیش آنا

سرکاری ملازم پر فرض ہے کہ وہ رعایا کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے، لوگوں کے معاملات کو سنے اور احسن طریقے سے حل کرے۔

7۔ سچائی کو فروغ

سرکاری ملازم کی ذمہ داری ہے کہ اپنے امور کی انجام دہی میں سچائی کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دے۔ سچ بولے اور سچ کی تلقین کرے۔ قرآن پاک میں سچائی کی تلقین کی گئی ہے

ترجمہ "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ"

(سورۃ المومنون - 1)

8۔ وقت کی قدر

سرکاری ملازم پر فرض ہے کہ وہ وقت کی قدر کرے۔ اپنی ڈیوٹی کے اوقات میں غفلت نہ کرے۔

9۔ اپنے مفادات پر ملکی مفادات کو ترجیح

سرکاری ملازم کی ذمہ داری ہے کہ اپنے مفادات پر ملکی مفادات کو ترجیح دے۔

10۔ وسائل کا صحیح استعمال

سرکاری ملازم کو چاہیے کہ ملکی وسائل کا صحیح استعمال کرے۔ ملکی وسائل کو عوام کی فلاح و بہبود کیلئے استعمال کرتے ہوئے ان کے لیے آسانیاں پیدا کرے۔

CamScanner

٩۔ انصاف کا فروغ

سرکاری ملازم پر لازم ہے کہ وہ اپنے معاملات کی انجام دہی میں انصاف کو ملحوظ رکھے۔ عدل و انصاف کو ہر معاملے میں مقدم رکھے۔ لوگوں کے درمیان انصاف کرے اور بغیر کسی قسم کے امتیاز کے عدل کی فراہمی کو یقینی بنائے۔

١٠۔ امن کو فروغ۔ معاشرے کی سلامتی

سرکاری ملازم کو چاہیے کہ وہ امن کو فروغ دے۔

١١۔ احتساب کو فروغ۔ جمہوریت کی روح

سرکاری ملازم کی ذمہ داری ہے کہ ہر معاملہ کو لوگوں کے سامنے رکھے اور عوام کے سامنے اپنے اعمال کیلئے جواب دہ ہو۔

١٢۔ اقربا پروری سے اجتناب

سرکاری ملازم کو اقربا پروری سے اجتناب کرنا چاہیے اور میرٹ کو فروغ دینا چاہیے

٦۔ خلاصہ بحث

اسلامی انتظامیہ اور طرز حکمرانی کا اصل مقصد اللہ کے مقرر کردہ اصولوں کے مطابق حکومت قائم کرنا ہے۔ اسلامی طرز حکمرانی میں انصاف کا بول بالا ہوتا ہے اور اللہ کی حاکمیت ہوتی ہے۔ اسلامی ملک میں سرکاری ملازم اپنے اختیارات کو اللہ

کی دی ہوئی امانت سمجھتا ہے اور ہر معاملے میں اسلامی
تعلیمات کو مقدم رکھتا ہے۔ اس سے معاشرے میں امن
قائم ہوتا ہے

سوال نمبر 3